فکرِ امروز

بساطِ عالم پر اسلام کے تیزی سے بڑھتے قدم

تجزیہ ایک "ویڈیو" کا

محمد افروز قادری چریا کوٹی

اسلام دین الٰہی ہے جو دنیا میں غالب ہونے کے لیے آیا ہے، اور غالب ہو کر رہے گا۔ وہ وقت بہت دور نہیں جب ہر چہار سو اسلام کی بہاریں ہوں گی اور ہر طرف مسلمانوں کا غلغلہ ہو گا۔ یہ میری اپنی شہادت نہیں بلکہ آپ کو دشمنانِ اسلام کا اعتراف حقیقت سنا رہا ہوں۔ اور قرآن نے اس کی پیش گوئی تو صدیوں پہلے فرمادی تھی:

یہ (منکرینِ حق) چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھادیں، جب کہ اللہ اپنے نور کو پورا فرمانے والا ہے اگرچہ کافر کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے سب ادیان پر غالب و سربلند کر دے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔ (سورہ صف: ۶۱، ۸ تا ۹)

قارئین کرام! گویا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس بات کو مقدر فرمادیا ہے کہ اسلام دنیا کے سارے خود ساختہ مذاہب پر چھا جائے، اور غلبہ اسلام کا پھریرا چہار دانگ عالم میں لہر جائے۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ اسلام کے غلبہ و تسلط کی یہ باتیں ایسے دور میں ہو رہی تھیں جب کہ اقوام عالم کے مقابلے میں اہل اسلام کی تعداد مٹھی برابر بھی نہیں تھی اور پھر مسلمانوں پر گوناگوں قسم کی ابتلاو آزمائش اس پر مستزاد۔ گویا اُن حالات کے تناظر میں مستقبل کے اندر اسلام کی حالت مایوس کن نظر آرہی تھی لیکن آپ دیکھیں کہ آج قریباً ساڑھے چودہ صدی بیت جانے کے بعد وہ باتیں کس طرح حرف بہ حرف سچ ثابت ہو رہی ہیں، اور آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب تیس کروڑ کے قریب بتائی جاتی ہے۔

یہ خصوصیت صرف اسلام کو حاصل ہے کہ وہ نصف صدی سے بھی کم میں نہ صرف ساری دنیا پر چھا گیا بلکہ اس کے پیروؤں نے بڑی عظیم الشان حکومتیں بھی قائم کرلیں۔ مفکرین عالم اسلام کی اس روز افزوں مقبولیت پر انگشت بدنداں رہ گئے، حالاں کہ اسلام کی مقبولیت عین فطرتِ انسانی کے مطابق ہے۔ مغرب کے ایک مفکر نے اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا ہے کہ آخر اسلام میں وہ کون سی خصوصیت ہے جس نے اتنی مختصر سی مدت میں اسے ایک عالم گیر طاقت میں تبدیل کر دیا، اور یہ بات اس کے لیے اور بھی حیران کن ہے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود اِس دین کی مقبولیت اور ہر دل عزیزی میں کوئی کمی واقع نہیں ہو رہی بلکہ یہ دنیا کے دور دراز خطوں میں تیزی کے ساتھ پھیلتا چلا جارہا ہے۔

اسلام کی اس تیز رفتاری سے بڑھتی ہوئی مقبولیت وترقی کے باعث دشمنانِ اسلام کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے ہیں، اور وہ اپنے غیظ وغضب میں آپ پھٹے جارہے ہیں، اور اسلام کے بڑھتے ہوئے اس کاروانِ نور کو گل کر دینے کی ہر ممکنہ کوششوں میں جٹے ہوئے ہیں۔ اس تیز تر اضافے کا سبب صرف مسلم ممالک میں آبادی کا بڑھتا ہوا گراف ہی نہیں بلکہ قبولِ اسلام کرنے والوں کی شرح میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ خصوصاً نائن الیون کے حملہ کے بعد۔ (وہ ایک الگ موضوع ہے کہ اس حملے کا ہیرو کون تھا) تاہم اِس واقعہ نے ساری دنیا خاص طور پر امریکیوں کی توجہ اسلام کی طرف مبذول کروادی اور اب مغرب میں لوگوں نے اس بارے میں سوچنا شروع کر دیا ہے کہ اسلام کس قسم کا مذہب ہے۔ قرآن کی بنیادی تعلیمات کیا ہیں۔ ایک مسلمان کی کیا ذمہ داریاں ہیں، اور مسلمانوں کو کس طرح اپنے معاملات طے کرنا ہوتے ہیں، اسی دلچسپی نے فطری طور پر ساری دنیا میں قبولیت اسلام کا دروازہ کھول دیا ہے۔ گویا گیارہ ستمبر کے بعد بار بار کیا جانے والا یہ دعویٰ کہ "یہ حملہ دنیا کی تاریخ تبدیل کر دے گا" ایک لحاظ سے سچ ہوتا نظر آرہا ہے۔ یہ تفصیلات ذیل کے مضامین میں شرح وبسط کے ساتھ دیکھی جاسکتی ہیں:

The Place of Muslims in Europe.

Dialogue between European society and Muslims

اقوام متحدہ کے اعداد وشمار کے مطابق ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۸ء کے درمیان یورپ کی مسلمان آبادی سو فیصد سے زیادہ بڑھی ہے۔ تحقیق سے یہ بھی پتا چلا ہے کہ نہ صرف یورپ میں مسلمانوں کی آبادی بڑھ رہی ہے بلکہ مسلمانوں میں دین کی فہم وبصیرت بھی گہری ہوتی جارہی ہے۔

ایک فرانسیسی اخبار Le Monde کے مطابق پہلے سے کہیں زیادہ مسلمانوں نے نمازیں پڑھنی شروع کردی ہیں، مسجدیں بھری بھری ہوتی ہیں، روزوں کا خاص اہتمام ہونے لگا ہے۔ اور یہ شعور و سمجھ جامعات کے طلبہ میں زیادہ نظر آتی ہے۔

اس معاشرتی اور مطالعاتی تحقیق کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام کے اثرات یورپ پر کوئی آج کل مرتب ہونا شروع نہیں ہوئے بلکہ اسلام کو تو یورپ سے جدا ہی نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ یورپ اور اسلامی دنیا کے درمیان صدیوں سے قریبی تعلقات رہے ہیں۔ پہلے سلطنت اندلسیہ (۱۴۹۲-۷۵۶) پھر صلیبی جنگیں (۱۲۹۱-۱۰۹۵) اور پھر عثمانیوں کی فتح بلقان (۱۳۸۹) یہ سب دونوں معاشروں کے مسلسل باہمی تعلق کی وجہ بنتی رہی ہیں۔ بہت سے تاریخ داں اور عمرانیات کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اسلام ہی اُس تحریک کی بنیادی وجہ تھا جس کے نتیجے میں یورپ قرونِ وسطیٰ کی تاریکیوں سے نکل کر نشاطِ ثانیہ کی چکاچوند تک پہنچا۔ ایک وقت تھا جب یورپ طب، فلکیات، ریاضی اور کئی دوسرے میدانوں میں بہت پیچھے تھا جب کہ اہلِ اسلام کے پاس علم کے عظیم خزانے اور ترقی کے لامحدود وسائل و مواقع بہت پہلے سے موجود تھے۔

اس تحریر کی وجود پذیری کا پس منظر یہ ہے کہ ابھی حال ہی میں You Tube پر سات آٹھ منٹ کا ایک بڑا ہی دلچسپ ویڈیو نشر ہوا ہے، تو میں نے چاہا کہ اس کا خلاصہ اپنے احباب کے دائرۂ معلومات تک پہنچانے کی دینی ذمہ داری پوری کردوں۔ اس ویڈیوں کا پروڈیوسر کوئی غیر مسلم ہے اور اس نے ویڈیو کا عنوان یہ دیا ہے:

Muslim Demographics

جس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کا نقشہ تیزی کے ساتھ بدل رہا ہے........ یورپ جیسا ہم سمجھتے رہے اب ایسا نہیں رہا اسے خود اپنا وجود بچانے کے لالے پڑے ہوئے ہیں........ آج اسلام کل بساطِ عالم پر چھاتا چلا جارہا ہے........ آج دنیا کا سب سے زیادہ قبول کیا جانے والا مذہب اسلام ہے۔

ویڈیو ساز نے یہ باتیں دو مقاصد کے پیش نظر بیان کی ہیں: عیسائیوں کی تیزی کے ساتھ دامن اسلام سے وابستگی، اور دنیا کے مختلف خطوں سے مسلمانوں کی جانب یورپ ہجرت وروانگی۔ اس ویڈیو کے خاص تجزیے یہ ہیں:

☆ سردست ملک فرانس کے اندر مسجدوں کی تعداد گرجا گھروں سے کہیں زیادہ ہے... ۲۰۲۷ء تک فرانس کا ہر پانچواں شخص مسلمان ہوگا... پیش آمدہ اُنتالیس سالوں میں فرانس کے اندر اسلامی جمہوریت کی داغ بیل پڑ جائے گی...

☆ گزشتہ تیس سالوں میں برطانیہ کے اندر مسلمانوں کی تعداد بیاسی ہزار سے بڑھ کر پچیس لاکھ تک جا پہنچی ہے... ہر سو مسجد کے منارے ہی نظر آتے ہیں... اندازہ لگائیں کہ اس وقت وہاں ہزار سے زیادہ مسجدیں موجود ہیں اور ان میں بیش تر وہ ہیں جو پہلے گرجا گھر تھیں پھر تبدیل کرکے مسجد کی شکل دی گئیں۔

☆ نیدرلینڈ میں جس طرح اسلام بڑھ رہا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آج سے پندرہ سال بعد وہاں کی نصف سے زیادہ آبادی مسلمان ہوگی۔

☆ روس کے اندر دو کروڑ تیس لاکھ سے زیادہ مسلمان آباد ہیں۔ اور وہ وقت بہت قریب آگیا ہے کہ روس کی چالیس فیصد عسکری قوت اسلام کی چھاؤنی میں آکر آباد ہوجائے گی۔

☆ جرمنی کی حکومت نے اپنے شدید قلق واضطراب کے ساتھ اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ ۲۰۵۰ھ آتے آتے ملک جرمنی اسلامی ریاست میں تبدیل ہوجائے گا۔

☆ پورے یورپ میں مسلمانوں کی تعداد پانچ کروڑ بیس لاکھ سے متجاوز ہے... پانچ سے دس سال کے اندر اسلام دنیا کا غالب ترین دین بن جائے گا۔

☆ امریکہ کے اندر ۱۹۷۰ء میں مسلمانوں کی تعداد کوئی ایک لاکھ تھی اور ۲۰۰۸ھ آتے آتے بڑھ کر نوے لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔

☆ کیتھولک گرجا گھروں نے کھلے دل سے اس بات کا اعتراف کرلیا ہے کہ اسلام کی صداقت ان کے شیدائیوں کے دل پر اپنا سکہ بٹھائے جارہی ہے۔

ویڈیو کا اختتام نہایت سرد مہری کے عالم میں ان الفاظ پر ہوتا ہے:

دنیا کا نقشہ بدل رہا ہے... اب وقت آگیا ہے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں... ہوش کے ناخن لیں... اور مسلم اُمہ کو جس طرح بھی بن پڑے اپنا ہم خیال کریں اور ان کے ایمان وعقیدہ کی دیواریں متزلزل کردیں۔ وقت کی یہ بہت بڑی ضرورت ہے اور اب یہ وقت عمل ہے۔

You Tube کے اندر یہ ویڈیو ذیل کے لنک پر دستیاب ہے، کبھی بھی دیکھا جاسکتا ہے:

www.youtube.com/watch?v=63X5hIFXYU

قارئین کرام! اب شاید آپ کو کچھ اندازہ ہو سکے کہ پورا عالم استشراق اور مغربی مفکرین ہاتھ دھو کر اسلام، اہل اسلام، داعیانِ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ ہر دن ایک نیا فتنہ کیوں جگا رہے ہیں۔ ان کی بے تکان جدوجہدیوں ہی تو نہیں۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ وہ اپنی علمی و فکری اور جانی و مالی غرض کہ جملہ اقسام کی توانائیوں سمیت اسلام کے برق رفتاری سے بڑھتے ہوئے قدم کو پابند سلاسل کرنے کی ٹوہ میں مسلسل لگے ہوئے ہیں۔

بدنام زمانہ ٹیلی ویژن ساز کمپنیاں صیہونیت کا زہر پھیلانے میں کرارا رول ادا کر رہی ہیں۔ عالم مغرب کروڑوں ڈالرز اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے بے بنیاد پروپگنڈوں کی تشہیر میں بے دریغ بہائے جارہاہے۔ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے ساتھ مذاق کیا جارہاہے، اور اس کے پرِ پرواز کو کترنے کی سعی نامحمود ہو رہی ہے، مسلمانوں کے خون سے ہولیاں کھیلی جارہی ہیں، پیغمبر اسلام ﷺ کے کارٹون بنا کر معاذ اللہ ان کی عظمت کے ساتھ کھلواڑ کیا جارہاہے۔ یہ سب کیاہے؟ عالم مغرب کی شاطرانہ چال اور اس کے ابلیسی فتنے ہی تو ہیں۔

دو نہایت متحرک و فعال اور سرکردہ عیسائی مشنریز Harry Morin اور Phil Parshall نے حال ہی میں ایک سیمینار منعقد کیا تھا جس کے مقاصد یہ تھے کہ عیسائیوں کا تعاون کیسے ہو، فروغِ عیسائیت کی راہ کے روڑوں کو کیسے ہٹایا جائے، اور خصوصاً اُمت مسلمہ کو اُن کے دین سے برگشتہ کر کے اپنے دام ہم رنگ زمیں میں کیسے پھنسایا جائے۔ دورانِ سیمینار ایک دلچسپ سوال اُٹھا کہ ”خداوند جب آسمان سے مسلمانوں پر نظر کرتا ہوگا تو اسے کیا دیکھنے کو ملتا ہوگا؟“۔

(خود جواب دیتے ہیں) ”دہشت گردی... مذہبی جوشیلاپن... بنیاد پرستی... خودکش حملے... سیاہ پوش خواتین... مقدس جنگیں... عربی عباپوش شیوخ، اور بس۔ یہی وہ الفاظ ہیں جو رہ رہ کے مغربی مفکرین کے ذہنوں میں ڈوبتے اُبھرتے رہتے ہیں۔

اپنے سامعین کی حمایت کرتے ہوئے انھوں نے مزید کہا: دوراندیش تاریخ دانوں کا کہنا ہے کہ اسلام کے متعلق فکرمند ہونے کی چنداں ضرورت نہیں... ان کا کہنا ہے کہ اسلام بربروں اور سخت گیر قسم کے لوگوں کا مذہب ہے جس نے اپنے سفر کا آغاز بھی بیان سے کیا ہے اور وہ مرے گا بھی کسی صحرا ہی میں۔ عیسائیت کے بارے میں انھوں نے سامعین کو یہ باور کرایا کہ ایک وقت آئے گا کہ اسلام، مغرب کی تہذیب و ثقافت اور اس کی شان و شوکت کے آگے گھٹنے ٹیک دے گا۔

لیکن سیمینار کے اختتام پر اسلام کے خلاف ایسی زہر آلود آرا رکھنے والے دانش ور حقیقت کا اعتراف یوں کرتے نظر آتے ہیں:

ہاں! اب شب جہالت کی سحر طلوع ہو چکی ہے، اور ہم پر یہ حقیقت آفتاب نیم روز کی طرح عیاں ہوگئی کہ اس وقت اسلام دنیا کے مختلف خطوں میں سب سے تیز پھیلنے والا مذہب بن چکا ہے اور جس کے ماننے والوں کی تعداد پوری دنیا میں ایک ارب بیس کروڑ سے بھی متجاوز ہے۔ اب تک ہم اندھیرے میں تھے، حال ہی میں ہمارا مغالطہ دور ہوا اور اب ہمیں کہنا پڑ رہاہے کہ اسلام ایک ناقابل تسخیر قوت ہے جو لوگوں کے دلوں پر اپنی فتح کا جھنڈا لہرا کے رہے گا۔ اسلام کی خوشبوؤں کو نہ مٹھی میں بند کیا جاسکتاہے اور نہ تلوار سے کاٹا جاسکتاہے۔ http:www.cmmequip.org

عزیزانِ ملت اسلامیہ! ہمارے دشمن تو بیدار ہوگئے اور انھوں نے عظمت اسلام کا اعتراف بھی کر لیاہے؛ مگر ہم تاہنوز خواب غفلت میں پڑے ہیں، اور نہ معلوم کب تک پڑے رہیں گے۔ عالمی نقشہ پر ایک نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ دنیا صحیح تعلیم سے بے بہرہ ہونے کے باعث وادیِ جہالت میں ڈوبی ہوئی ہے، لوگ مغربی ثقافت و تہذیب کے اندھیروں میں گھرے ہوئے ہیں، انھیں خدا بےزاری کا سبق دیا جارہاہے، اور الحاد و بے دینی کی فضا پیدا کی جارہی ہے۔ آج دنیا کو صحیح معنوں میں اسلام کی تلاش ہے۔ اسلام کے جیالے کہاں ہیں؟ اُٹھیں اور اپنا دینی فریضہ سرانجام دے کر اسلام سے اپنی وفاداری کا ثبوت پیش کریں۔

اخیر میں ایک تجربے کی بات عرض کر دوں کہ آج پوری دنیا میں جو لوگ اسلام کے دامن سے وابستہ ہو رہے ہیں اس میں میں یہ نہیں کہتا کہ ہماری تبلیغ کا ایک ذرا دخل نہیں تاہم یہ اسلام کی اپنی کشش ہے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچے جارہی ہے اور چوں کہ اسلام دین فطرت ہے اس لیے جو اسے قبول کر رہاہے وہ صحیح معنوں میں اپنی فطرت کا تقاضہ پورا کر رہاہے۔ اب وقت آگیاہے کہ آپ زبان کھولیں، قلم کو حرکت دیں اور دنیا کو بتائیں کہ اسلام امن کا دین ہے، سلامتی کا مذہب ہے، اخلاق و رواداری کا پیامبر ہے۔ دہشت گردی، کشت و خون، بربریت، خودکش حملے اور ظلم و تعدی کا اسلام سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور توفیق خیر سے نوازے۔ رہے نام اللہ کا۔

تاخیر کا موقع نہ تذبذب کا محل ہے
یہ وقت عمل وقت عمل وقت عمل ہے